پریس ریلیز

دیہی عورت کا عالمی دن

15 اکتوبر کے لیے 15 مطالبات

(14 اکتوبر 2024): آج پاکستان کے 70 اضلاع میں دیہی خواتین رہنماؤں نے 15 اکتوبر کو دنیا بھر میں منائے جانے والے دیہی خواتین کے عالمی دن کے حوالے ایک پریس کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دوسرے ممالک کی طرح پاکستان بھی اس دن کو دیہی خواتین کے قومی دن کے طور پر ہر سال سرکاری سطح پر منانے کا اعلان کرے۔ دیہی خواتین رہنماؤں نے ادارہ (PODA) کے دیہی عورت اتحاد کے پلیٹ فارم سے اپنے مطالبات میڈیا کے ذریعے حکومت، عدلیہ، سیاسی رہنماؤں اور مالی اداروں کو پیش کیے اور ان کی توجہ اپنے حقوق اور ترقی کے معاملات کی طرف دلائی تا کہ ملک کی 50 فیصد آبادی بھی ترقی کر سکے۔

دیہی رہنما خواتین نے مندرجہ ذیل 15 مطالبات پیش کیے۔

1۔ صنفی مساوات کے فروغ اور سیاسی شراکت کے لئے ہر ضلع کی سطح پر فیصلہ سازی کے ادارے مثلاً مصالحتی اور امن کمیٹیوں اور ووٹرز ایجوکیشن کمیٹیوں میں خواتین کی نمائندگی بڑھائی جائے اور ان کمیٹیوں کو فعال کیا جائے۔

2۔ مقامی حکومتوں کے نظام میں خواتین کی نمائندگی 50 فیصد کی جائے اور تمام صوبوں میں حکومتوں کے اس نظام کو فعال کرتے ہوئے پنجاب میں خاص طور پر بلدیاتی انتخابات جلد از جلد کروائے جائیں۔

3۔ صنفی بنیادوں پر تشدد کے واقعات کی روک تھام کے لیے عورتوں اور بچوں پر بڑھتے ہوئے تشدد کو روکنے کے لئے یونین کونسل کی سطح پر کمیونٹی آگاہی مہم اور پولیس اہل کاروں کو تربیت دی جائے۔ گھریلو تشدد کے خلاف قوانین کو سخت کیا جائے، ان پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے اور مزید شیلٹر ہوم بنائے جائیں۔

4۔ خواتین کی معاشی ترقی اور خودمختاری کے معاملے پر بات کرتے ہوئے دیہی خواتین نے مطالبہ کیا کہ حکومت زراعت کے شعبے سے وابستہ خواتین کو مردوں کی طرح برابر کسان تسلیم کرے تا کہ عورتیں بھی سرکاری زرعی سکیموں، مراعات، اور دیگر سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکیں اور عورتوں کا زرعی کام بھی شمار ہو کر پاکستان میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد میں اضافے کا باعث بنے جو کہ بین الاقوامی رپورٹوں میں بہت کم دکھایا جاتا ہے۔

5۔ زمینوں کے ملکیتی حقوق اور وراثتی منتقلی کے عمل میں بھی خواتین کی شرکت کو یقینی بنایا جائے اور لینڈ ریکارڈ سنٹروں میں خواتین سٹاف مثلاً پٹواری اور گرداور کے طور پر بھرتی کیا جائے۔ سندھ میں خواتین کاشتکاروں سے متعلق 2019 ایکٹ کے تحت یونین سازی اور رجسٹریشن کا عمل آسان بنایا جائے اور اس کو باقی صوبوں میں بھی نافذ کیا جائے۔ بے زمین کاشتکار عورتوں کو گورنمنٹ کی طرف سے ایک ایکڑ زمین دی جائے۔

6۔ ہنرمند خواتین کے لئے تمام اضلاع میں بزنس سپورٹ مراکز بنائے جائیں اور ان کی ہونے والی مصنوعات کی فروخت کے لئے ڈسپلے سنٹر اور مارکیٹیں بنائی جائیں۔ خواتین ہنرمندوں کو آسان قرضے بھی فراہم کیے جائیں اور آن لائن بزنس کے لیے تربیت دی جائے۔ خواتین کو ہر ضلع میں ایک مارکیٹ الاٹ کی جائے۔

7۔ دیہی خواتین رہنماؤں نے موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے مسائل پر بھی تشویش ظاہر کی اور کہا کہ حکومتی ادارے اور بین الاقوامی ادارے موسمیاتی تبدیلی سے متعلق اقدامات اور عملی اقدامات میں دیہی خواتین سے مشاورت پر خصوصی توجہ دیں اور اُن کی تجاویز کو اہمیت دیں۔

8۔ دیہی خواتین اور بچیوں کی تولیدی صحت کے بارے میں مطالبات کرتے ہوئے دیہی خواتین نے آگاہی اور سہولیات کی بہتری کے لئے حکومت اور فلاحی اداروں کے اقدامات کو فعال کرنے کی تجاویز اور ہائی سکولوں میں غذائیت اور صحت وصفائی کے بارے میں معلومات کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

9۔ NADRA کے ذریعے فعال انداز میں بچیوں کی پیدائش کی رجسٹریشن، فارم ب اور 18 سال کی عمر میں شناختی کارڈ کے اجراء کو یقینی بنانے کا مطالبہ بھی کیا گیا اور نادرا کے اہل کاروں سے یونین کونسل کی سطح پر کام کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

10۔ دیہی خواتین اور بچیوں کی بنیادی تعلیم تک رسائی یقینی بناتے ہوئے انھیں میٹرک کے بعد مفت تعلیم دینے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ دیہی رہنما خواتین نے یاد دہانی کرائی کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل (A)25 کے تحت 5 سے 16 سال کی عمر تک کے بچوں کے لئے مفت تعلیم ریاست کی ذمہ داری ہے اور میٹرک کے بعد بچیوں اور دیہی خواتین کو جدید دور کے مطابق ڈیجیٹل تعلیم، بجلی اور انٹرنیٹ کی سہولت بھی دی جائے اور میٹرک تعلیم 12 جماعت تک ہونی چاہیئے۔

11۔ ملک میں کم عمری کی شادی کی سرکاری سطح پر حوصلہ شکنی بھی دیہی خواتین کے مطالبات میں شامل تھی اور انہوں نے کہا کہ اس کے لئے صوبہ سندھ کی طرح دوسرے صوبوں میں بھی بچیوں کی شادی کی کم از کم عمر 18 سال کی جائے۔ اس کے لئے قانون سازی کر کے شناختی کارڈ کی شرط بھی لازمی کی جائے اور جو والدین اور علماء کم عمری میں لڑکیوں کی شادی کریں ان کے لئے سزا مقرر کی جائے اور پولیس اور یونین کونسل (UC) سٹاف کی تربیت کی جائے۔

12۔ پولیس کے اہل کاروں کو لڑکیوں اور عورتوں کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کے بارے میں آگاہی دینے اور جنسی جرائم کی درست تفتیش کی تربیت دینے کا بھی مطالبہ کیا گیا تا کہ ان جرائم میں کمی آسکے اور ریاست عورتوں کے خلاف جرائم کو روکنے میں مدد کرے۔

13۔ دیہی خواتین نے بچیوں اور عورتوں کی ذہنی اور جسمانی صحت اور اعتماد کے لئے ورزش، کھیل اور سیلف ڈیفنس کی تربیت دینے اور کھیلوں کے لیے جگہ اور سہولیات فراہم کرنے پر بھی زور دیا تا کہ وہ بیماری اور صحت سے متعلقہ پیچیدگیوں سے بچیں۔

14۔ ملک میں بڑھتی ہوئی بدامنی اور بے چینی کی فضا کو کم کرنے کے لیے دیہی خواتین رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ تمام سیاسی جماعتیں آپس میں لڑائی جھگڑے کی بجائے اَمن واَمان قائم کرنے پر توجہ دیں اور جن عوام کے ووٹ لے کر وہ حکومت میں آئے ہیں اُن کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے سنجیدگی سے کام کریں۔

15۔ اپنے آخری مطالبے میں دیہی خواتین رہنماؤں نے پاکستان کے تمام ترالیکٹرانک میڈیا سے مطالبہ کیا ہے کہ عوام کے مسائل جس میں غربت، نوجوانوں کی بیروزگاری عورتوں اور بچوں پر جنسی تشدد، عورتوں کی صحت اور تعلیم، وراثت، روزگار، ٹرانسپورٹ، پانی اور بجلی جیسے اہم مسائل کو بھی شام 6 سے 9 بجے کے پروگراموں میں شامل کریں اور 15 اکتوبر جیسے اہم دن کو بھی اہمیت دیں تا کہ پاکستان کی عوام کو دیہات کی عورت کے کام، مسائل، ضروریات اور ملکی ترقی میں ان کی اہمیت کا بھی اندازہ ہو سکے اور تمام ادارے مل کر دیہی عورت کی ترقی کے لیے کام کر سکیں۔

دیہی خواتین رہنماؤں نے بتایا کہ ان کی یہ تجاویز تمام ملک کے 70 سے زائد ضلعوں کی 150 سے زیادہ دیہی خواتین رہنماؤں سے مشاورتی عمل کے بعد مرتب کی گئیں۔

<u>مزید معلومات کے لیے</u>

محترمہ اَیمن زہرا سے womenrights@poda.org.pk یا 0316-516-3145 پر رابطہ کریں